فتاویٰ رضویہ شریف اور کتب دینیہ وفتاویٰ اسلامیہ میں

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت حضرت مولانا الشاہ

امام احمد رضا خان محدث بریلوی اور علمائے احناف کا اجماعی فتویٰ

تداعی کے ساتھ

# نوافل کی جماعت

مکروہ ومنع ہے

از تبرکات

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

---

از قلم

مولانا حافظ غلام محمد رضوی خطیب نورانی جامع مسجد محلّہ دتے والا خوشاب

---

باہتمام

مولانا صوفی محمد انور صاحب چشتی صابری محلہ غوثیہ نارووال

ناشر مکتبہ غوثیہ امام احمد رضا خان روڈ نزد مکی مسجد نارووال
Mob:0300-7763192

Rs. 6/-

# انتساب

بندہ حقیر جماعت نوافل کی کراہت کے متعلق اس مختصر تحریر کو موجود تمام علمائے اہل سنت کے بالواسطہ یا بلاواسطہ استاد محترم امام المتکلمین نائب اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ابوالفضل **محمد سردار احمد** قادری رضوی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فیصل آباد) کے مبارک نام سے منسوب کرتا ہے۔

چه عجب گر بنو از ند گدارا

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ مبارک

یادگار اسلاف، شیخ الاتقیاء مجاہد حق گو صادق الاقوال والاحوال عاشق مدینہ فدائے غوث الورٰی عالم باعمل پیر طریقت رہبر شریعت نباض قوم پاسبان مسلک امام احمد رضا، فیض یافتہ حضرت امیر ملت، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا پیر ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ وفیوضاتہم مرکزی امیر جماعت رضائے مصطفٰے پاکستان گوجرانوالہ

786/92

نوافل کی جماعت کے مسئلہ کے متعلق عزیزم مولانا حافظ غلام محمد صاحب سلمہ کا رسالہ مبارکہ نظر سے گزرا جس میں بڑی تحقیق کے ساتھ زیر بحث مسئلہ کو مدلل طور پر لکھا گیا ہے مولی تعالی بوسیلہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم موصوف کی اس محنت وخدمت کو قبول فرمائے اور اسے نافع ومقبول بنائے آمین۔

مسئلہ ہذا اس قدر واضح ہونے کے باوجود نامعلوم امیر دعوت اسلامی وان کے متعلقین با جماعت نوافل کے مسئلہ کو الجھانے اور اس کے برخلاف عمل پر کیوں ضد کر رہے ہیں اور ستم ظریفی یہ ہے کہ غیر متعلقہ باتوں سے خلط مبحث کرتے اور سنی عوام کو اعلحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی مبارکہ سے غلط تاثر دیتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ بہر حال مئولف نے بہر پہلو مسئلہ کی اصل نوعیت کو واضح کر دیا ہے امید ہے کہ اہل علم وانصاف کوئی تشنگی محسوس نہیں کرینگے۔

مانو نہ مانو آپ کو ہے اس کا اختیار<br>
اے جانِ جان ہم آپ کو سمجھائے دیتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

# تداعی کے ساتھ جماعت نوافل کی کراہت کا بیان

## (پہلے اسے پڑھیے)

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے جس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اشرف المخلوقات جنس انسان میں پیدا فرما کر اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار امتی بنایا اور درود لامحدود اس رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات جس نے بھولی بھٹکی دنیا کو اپنے مولا کی معرفت و قرب نصیب فرمایا اور **العلماء ورثة الانبیاء** کا ارشاد فرما کر اپنی وراثت و نیابت کا تاج علماء حق کے سر پر سجایا اور **البرکة مع اکابرکم** فرما کر ہمیں ان کی معیت و اطاعت کا حکم فرما کر دنیا و آخرت کی برکتیں اور کامیابیاں حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا۔

ازیں بعد یہ چند سطور لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ گذشتہ سال ماہ رمضان المبارک میں اپنے شہر کی ایک جامع مسجد میں درس قرآن کے سلسلہ میں کچھ ساتھیوں کی دعوت پر حاضری کا اتفاق ہوا نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ درس ختم ہوتے ہی اعلان ہوا کہ نماز اشراق کا وقت ہو چکا ہے صفیں درست کر لیں۔ نوافل کی جماعت ہوگی بندہ سن کر حیران ہو گیا اور جب غور کیا تو محراب کے ایک طرف پنجگانہ نماز کا چارٹ لگا ہوا تھا اور دوسری طرف نوافل کی جماعت کے اوقات کا چارٹ لگا ہوا تھا۔ جب ان حضرات سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواباً دیا کہ مرکز سے اس طرح کی ہدایت ہے اور بعد میں ثبوت کے طور پر ساتھیوں نے ایک کتابچہ بندہ کی طرف بھیجا جو لاہور سے مولانا محمد اکمل عطاری صاحب کا لکھا ہوا تھا۔ رسالہ کے مطالعہ پر بندہ کی حیرانگی اور پریشانی کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ کتابچہ فقہ حنفی کی تمام کتب میں مسطور مسئلہ و فتویٰ کے بالکل خلاف تھا اور پھر زیادہ حیرانگی والی بات یہ ہے کہ مولانا موصوف نے بڑی ہوشیاری و

دلیری سے اپنے اجتہاد سے مسئلہ نکال کر ثابت یہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ یہ فتویٰ حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے فرمان وارشاد کے بالکل مطابق ہے۔ مگر یہ بات ہرگز درست نہیں ہے آئندہ سطور میں آپ فتاویٰ رضویہ شریف میں درج متعدد ارشادات وفرمودات مطالعہ فرمائیں گے۔ تو معلوم ہوگا کہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے تداعی کے ساتھ نوافل کی جماعت کو مکروہ ہی لکھا ہے۔

## لفظ عوام سے مغالطہ دینا

مولانا عطاری موصوف نے لفظ عوام اور خلاف اولیٰ سے فائدہ اٹھا کر اپنی بات کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن معلوم ہونا چاہیے کہ عوام سے مراد وہ لوگ ہیں جو دینی مسائل سے ناواقف اور لاعلم ہوں اور اعمال شریعہ نماز روزہ میں کوتاہی کے مرتکب ہوں نہ کہ وہ لوگ جو آئمہ مساجد، مبلغ وخطیب وجبہ ودستار کے مالک اور دینی مسائل میں پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ عوام کے متعلق حضرت صدر شریعۃ خاتم الفقہا حضرت علامہ مولانا حکیم محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت کے حصہ چہارم عیدین کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ (مسئلہ) نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے عید گاہ میں ہوں یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے یہ احکام خاص ہیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عید گاہ میں انہیں منع نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت حصہ چہارم)

فائدہ: یہ ہیں عوام اور ان کے حکم تو کیا مولانا عطاری صاحب عید کے دن عید گاہ میں نماز عید سے پہلے نوافل یا اس کی جماعت درست فرمائیں گے؟ اگر یہاں درست نہیں تو پھر باقی اوقات میں بھی یہی حکم ہے باقی عوام کو بھلائی کے کاموں سے کون روک رہا ہے؟ بات تو صرف اتنی ہے کہ نوافل الگ الگ پڑھیں جب تداعی کے ساتھ نوافل ثابت ہی نہیں تو پھر اس پر ہمیشگی کیسے درست ہو سکتی ہے۔

# مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ کی تعریف و حکم

**مکروہ تنزیہی :** کراہت تنزیہہ نہ مستحب کے مقابل ہے نہ سنت مؤکدہ کے بلکہ سنت غیر مؤکدہ کے مرتبہ (مقابلہ) میں ہے۔ اسے مستحب کے مقابل کہنا خلاف تحقیق ہے۔ کراہت کیلئے اگرچہ تنزیہی ہو ضرور دلیل کی حاجت ہے۔

**اقول:** خلاف سنت ہونا خود کراہت پر دلیل شرعی ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد اول جدید)

**مکروہ تنزیہی !** جس کام کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک وعید عذاب فرمائے یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے (بہار شریعت حصہ دوم)

**خلاف اولیٰ!** خلاف اولی مستحب کے مقابل ہے اور اپنے معنی خاص پر مکروہ تنزیہی سے بالکل جدا (فتاویٰ رضویہ جلد اول جدید)۔ خلاف اولی وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا کیا تو کچھ مضائقہ وعتاب نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

## مکروہ تنزیہی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط کا ایک عظیم واقعہ

**مسئلہ۔** الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتہ وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی (بہار شریعت حصہ سوم)

**سرکار اعلیٰ حضرت کا احتیاطی عمل۔** آپ کی سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کہ ایک دن آپ نماز عصر پڑھا کر تشریف لے گئے مولوی محمد حسین چشتی میرٹھی بیان کرتے ہیں کہ مسجد میں ہی رہا کہ ایک صاحب مجھ سے کہتے ہیں کہ حضرت نماز پڑھ رہے ہیں مجھے اس بات پر یقین نہیں آیا کہ حضور ابھی ابھی نماز عصر سے فارغ ہو کر تشریف لے گئے ہیں اور بعد عصر نوافل وغیرہ بھی نہیں اور اگر کسی وجہ سے نماز نہیں ہوئی تھی تو حضرت کا ایسا حافظہ نہیں کہ مجھے بھول جاتے میں نے دیکھا تو دراصل

آپ نماز میں تھے مجھے بے حد حیرت ہوئی سلام پھیرنے پر عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سانس کی حرکت سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا۔ چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ سے میں نے آپ سے نہیں کہا اور گھر جا کر بند درست کرا کے اپنی نماز دوبارہ ادا کر لی ہے۔

(از کتاب۔ اعلیٰ حضرت بریلوی مولف مولانا محمد نسیم بستوی)

**قابل غور گزارش:** سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے عمل مبارک سے معلوم ہوگیا کہ آپ مکروہ تنزیہی وغیرہ سے کس احتیاط سے اجتناب فرماتے تھے کہ نماز کو دوبارہ پڑھ لیا باوجود اس کے کہ یہ فعل مکروہ تنزیہی غیر اختیاری واقع ہوا اور نماز میں تشہد کے بعد واقع ہوا تو آپ دوسروں کو ایسا کرنے کی کیسے اجازت فرما سکتے ہیں یا کسی فعل مکروہ تنزیہی کو شعار بنانا آپ کے فتویٰ کے مطابق کیسے درست ہو سکتا ہے تو جو حضرات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو شریعت و سنت پر عمل کرنے کی دعوت دینے کا مشن جاری کیے ہوئے ہیں انہیں آپ کے اس عمل سے سبق حاصل کرتے ہوئے مکروہ۔ خلاف اولیٰ ناپسندیدہ نا بہتر اعمال کو اپنا شعار (طریقہ) نہیں بنانا چاہیے اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو ایسے ناپسندیدہ عمل کی دعوت و تبلیغ کرنی چاہیے۔

## مستحبات اور افضل و بہتر عمل چھوڑنے کا نقصان اور خسارہ

بحکم حدیث نبوی ﷺ۔ **لَا تحقِرَنَّ من المعرُوفِ شیئاً۔** کسی اچھے اور نیک عمل کو چھوڑ نہیں دینا چاہیے اور کسی بھی ناجائز و خلاف شرع عمل کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے ورنہ آہستہ آہستہ بڑے اوامر فرائض و واجب اور سنت کے چھوٹنے اور نواہی وحرام و مکروہ تحریمی وغیرہ کے سرزد ہونے کا خوف و اندیشہ ہے جیسا کہ حکیم الامت مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"علماء فرماتے ہیں کہ جو مستحب کو ہلکا جانے گا وہ سنت سے محروم کر دیا جائے گا اور جو سنت کو ہلکا

جانے یا اس میں سستی کرے وہ فرائض سے محروم ہو جائے گا اور جو فرائض سے محروم ہے وہ معرفت سے دور ہو گا اور جب معرفت دل سے نکلی تب اہل معرفت سے محبت چھوٹی اور اس کے چھوٹنے سے بد عقیدگی پیدا ہو گی اس لیے مستحبات کی عزت اور عادت کرنی چاہیے۔ (نیز فرماتے ہیں) تمہارے مکان کے چند دروازے ہیں اور کوٹھڑی میں مقفل صندوق ہے جس میں دولت محفوظ مگر آپ چور کو پہلے دروازے سے روکتے ہیں کہ اگر پہلا قفل توڑ کر گھر میں آ جانے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے دوسرے قفل توڑنے آسان ہوں گے شیطان چور ہے تمہارا ایمان دولت احکام شرعی اس کی حفاظت کے قفل مستحب پہلا قفل ہے جب وہ توڑ کر چور گھر میں آ گیا تو دوسرے قفل بھی توڑے گا اس کو یہاں ہی روک دو'' (تفسیر نعیمی جلد اول)

## تداعی کے ساتھ جماعت نوافل کی کراہت کے دلائل

۱۔ **حکمِ قرآن: فَسْئَلُوا اَھلَ الذِّکرِ اِن کُنتُم لَا تَعلَمُونَ** (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 7) ترجمہ کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

۲۔ **تفسیر نور العرفان:** اس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ جو چیز معلوم نہ ہو وہ جاننے والے سے پوچھنا لازم ہے لہٰذا غیر مجتہد کو اجتہادی مسائل مجتہدین سے پوچھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے انہیں خود اجتہاد کرنا حرام ہے۔

## سنن اور نوافل گھر پڑھنے کا حکم

۳۔ **مسند امام اعظم:** حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **صَلُّوا فِی بُیُوتِکُم وَلَا تَجعَلُوھَا قُبُورًا۔** کہ گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور گھر کو قبرستان نہ بناؤ (مسند امام اعظم مترجم)

۴۔ **مؤطا امام محمد:** (عربی اردو) نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر نماز ظہر سے قبل اور بعد دو رکعت نماز مغرب اور عشاء کے بعد دو

رکعت ادا فرماتے اور جمعہ کے بعد مسجد مین کچھ نہ پڑھتے جب واپس گھر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ (باب فرض کے بعد نوافل)

**۵۔ طحاوی شریف:** (عربی اردو) (۱) حضرت سعد بن اسحاق اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی فارغ ہوئے تو دیکھا کہ لوگ تسبیح (نوافل) پڑھ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! یہ نماز گھروں میں پڑھی جاتی ہے (باب مسجد میں نوافل)

(۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی گھر میں نماز میری اس مسجد میں نماز سے بہتر ہے ماسوائے فرائض کے (کہ فرائض مسجد میں افضل ہیں) طحاوی شریف عربی اردو (باب قیام فی شہر رمضان)

**۶۔ فتاویٰ رضویہ شریف:** حضور امام اہل سنت حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتاویٰ شریف کی جلد نمبر 3 اور جدید جلد نمبر 7 باب الوتر و النوافل میں متعدد مقامات پر وضاحت فرمائی ہے کہ احناف کے نزدیک تداعی کے ساتھ نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔

## چند عبارتیں تحریر کی جاتیں ہیں مطالعہ فرمائیں

(۱) جلد نمبر ہفتم مسئلہ ۱۰۳۴ کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نوافل کی جماعت بتداعی مکروہ ہے اسی حکم میں نماز خسوف بھی داخل ہے کہ وہ بھی تنہا پڑھی جائے اگرچہ امام جمعہ حاضر ہو۔ تین چار سطور کے بعد فرماتے ہیں۔ ''صرف تراویح وصلوٰۃ الکسوف وصلوٰۃ الاستسقاء مستثنیٰ ہیں''۔

(۲) مسئلہ نمبر ۱۰۴۴ کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

تراویح کسوف و استسقاء کے سوا جماعت نوافل میں ہمارے آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب معلوم ومشہور اور عامۂ کتب مذہب میں مذکور ومسطور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کے ساتھ

مکروہ۔ تداعی ایک دوسرے کو بلانا اور کثرت جماعت لازم عادی ہے اور اس کی تحدید امام نسفی وغیرہ نے کافی میں یوں فرمائی کہ امام کے ساتھ ایک دو شخص تک بلا کراہت جائز اور تین میں اختلاف اور چار مقتدی ہوں تو بلا تفاق مکروہ۔ اس جواب کے درمیان میں آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

صلوٰۃ الرغائب وصلوٰۃ البراۃ وصلوٰۃ القدر کہ جماعت کثیرہ کے ساتھ بکثرت بلاد اسلام میں رائج تھیں متاخرین کا ان پر انکار اس نظر سے ہے کہ عوام سنت نہ سمجھیں لہٰذا وجیز کردری میں بعد بحث وکلام فرمایا۔" اگر ان نمازوں کو بھی اس لئے ترک کرتا ہے کہ لوگ جان لیں کہ یہ شعار اسلام میں نہیں تو یہ اچھا کام ہے"۔

(۳) مسئلہ ۱۰۴۳۔ میں آپ سے سوال کیا گیا کہ ہم رمضان شریف کے علاوہ ایک حافظ صاحب سے نماز میں قرآن سننا چاہتے ہیں کیسے سنیں فرائض یا نوافل میں کس طرح جائز ہوگا۔

اس کے جواب میں آپ نے تین صورتیں ارشاد فرمائیں۔

لیکن جماعت کثیرہ کے ساتھ نوافل با جماعت میں اجازت نہیں فرمائی۔

## جواب ملاحظہ فرمائیں

استسقاء کے سوا ہر نماز نفل تراویح وکسوف کے سوا ہر نماز سنت میں ایسی جماعت جس میں چار یا زیادہ شخص مقتدی بنیں مکروہ ہے آگے ارشاد فرمایا پس اگر اس کا بندوبست منظور ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) یہ کہ فرضوں کی دو رکعت پیشیں میں قرات ہو تو اس شرط پر کہ جماعت کے آدمی گنے بندھے ہوں اور سب دل سے اس تطویل پر راضی ہوں کسی کو گراں نہ گزرے۔

(۲) سنتوں، نفلوں وتروں میں حافظ قرات کرے اور ہر بار مختلف لوگ مقتدی ہوں کہ کسی میں تین سے زیادہ مقتدی نہ ہوں۔

(۳) سنتوں خواہ نفلوں میں سب مقتدی ایک ساتھ شریک ہو کر ایک ہی بار میں ساری قرات سنیں مگر یوں کہ مقتدی سب یا تین سے جتنے زیادہ ہیں یوں منت مان لیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے نذر کی یہ

رکعتیں اس امام کے ساتھ با جماعت ادا کروں اس صورت میں بھی کراہت نہ رہے گی اگر چہ کوئی ایسی پسندیدہ بات یہ بھی نہیں۔ آگے درمختار کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔

جس کے آخر میں ہے کہ۔ اس امر مکروہ کیلئے یہ تمام تکلفات مناسب نہیں۔

**فائدہ:** معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نوافل کی جماعت تداعی کے ساتھ بالکل درست نہیں نذر مان کر پڑھنے کو بھی آپ نے ناپسندیدہ فعل فرما رہے ہیں۔

تو جو حضرات مسئلہ کو تبدیل کر کے آپ کے فتویٰ و نام مبارک سے لوگوں کو مغالطہ دے رہے ہیں خوف خدا کرتے ہوئے اپنے کام کیلئے بزرگوں کا نام استعمال نہیں کرنا چاہیے اگر ان کی عقیدت اور اطاعت کا سچا دعویٰ ہے تو پھر ان کے حکم کے مطابق عمل کریں نئی تحقیقات اور اجتہاد کی ضرورت نہیں کیونکہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق حرف آخر ہے اور بالکل آئمہ احناف کے مذہب کے مطابق ہے۔

(۷) **فتاویٰ قاضی خان**۔ ان التنفل بالجماعة غير التراويح مكروه عندنا۔ (فصل فی مقدار التراویح) ترجمہ: ہمارے نزدیک تراویح کے علاوہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔

(۸) **فتاویٰ بزازیہ**۔ النفل بجماعة على التداعی يكره (کتاب الصلوٰۃ التراویح کا بیان)

ترجمہ: تداعی کے ساتھ نفل با جماعت مکروہ ہیں۔

(۹) **فتاویٰ عالمگیری**۔ التطوع بالجماعة اذاكان على سبيل التداعی يكره (الباب الخامس فی الامامۃ الفصل الاول فی الجماعۃ) ترجمہ: نفل کی جماعت جب کہ تداعی کے ساتھ ہو مکروہ ہے۔

(۱۰) **درمختار**۔ و لا يصلى الوتر و لا التطوع بجماعة خارج رمضان ای يكره ذالك على سبيل التداعی (باب التراویح) ترجمہ: رمضان کے علاوہ وتر اور نفل جماعت کے ساتھ نہ پڑھے جائیں یہ تداعی کے طور پر مکروہ ہے۔

(۱۱) **فتاویٰ شامی**۔ و ان كان على سبيل المواظبة كان بدعة مكروهة لا نه

خلاف المتوارث (مبحث صلواۃ التراویح) ترجمہ: اگر یہ (نوافل کی جماعت) ہمیشہ کے طور پر ہوتو بدعت مکروہہ ہے اس لیے کہ یہ عمل اسلاف کے خلاف ہے۔

(۱۲) **ما ثبت من السنة** (عربی اردو) (از شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) التنفل بالجماعة فی غیر التراویح مکروہ عندنا (رمضان شریف کا بیان)

ترجمہ: ہمارے نزدیک تراویح کے علاوہ نفلوں جماعت مکروہ ہے۔

(۱۳) **غنیة الطالبین** (اردو) ایک روایت کے مطابق تراویح کے بعد جماعت کے ساتھ نفل پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (نماز تراویح کا بیان)

(۱۴) **مکتوبات شریف امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی** رضی اللہ عنہ

## نفل نماز با جماعت ادا نہ کریں

بعض علماء سرانجام نوافل کی ترویج میں سعی کرتے ہیں اور فرائض کو خراب وابتر کرتے ہیں مثلاً نماز عاشورا کو جماعت اور جمعیت تمام سے ادا کرتے ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ فقہ کی روایات نفلی جماعت کی کراہت پر ناطق ہیں اور فرضوں کے ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں۔۔۔ اور جماعت کی بھی چنداں قید نہیں رکھتے جماعت میں ایک یا دو آدمیوں پر قناعت کرتے ہیں۔ (دفتر اول ۷۷ھ مکتوب نمبر ۲۶۰)

مکتوب نمبر ۲۸۸۔ میں مستقل طور پر نماز نوافل کی جماعت کے خلاف لکھا اور تحریر فرمایا کہ اکثر خاص و عام لوگ نوافل کے ادا کرنے میں بڑا اہتمام کرتے ہیں اور فرضی نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔۔ اور نہیں جانتے کہ یہ شیطان کے تسویلات یعنی مکرو فریب ہیں جو سیئات کو حسنات کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔

**جاننا چاہیے!** کہ نوافل کو جمعیت تمام کے ساتھ ادا کرنا ان مکروہ مذمومہ بدعات میں سے ہے جن کے حق میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ہمارے دین میں نئی بات نکالی وہ بدعت ہے"

پس وہ نماز جو روز عاشورہ، شب عاشورہ، شب برأت اور لیلۃ الرغائب وغیرہ میں جماعت

کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور دو دو سو یا تین تین سو یا اس سے زیادہ آدمی مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں اور اس نماز و جماعت کو مستحسن خیال کرتے ہیں ایسے لوگ فقہا کے اتفاق سے امرِ مکروہ کے مرتکب ہیں اور مکروہ کو مستحسن جاننا بڑا بھاری گناہ ہے۔ کیونکہ حرام کو مباح جاننا کفر تک پہنچا دیتا ہے اور مکروہ کو احسن سمجھنا ایک درجہ اس سے کم ہے۔ اس فعل کی برائی کو اچھی طرح ملاحظہ کرنا چاہیے۔

**جاننا چاہیے!** کہ ادا نوافل کی بنیاد اخفاو تستر یعنی پوشیدہ و تنہا ادا کرنے پر ہے تا کہ سُمعہ وریا کا گمان نہ گزرے اور جماعت اس کے منافی ہے اور فرائض کے ادا کرنے میں اظہار و اعلان مطلوب ہے کیونکہ ریا و سمعہ کی آمیزش سے پاک ہے پس ان فرائض کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا مناسب ہے اور مکروہ جماعت نوافل کا اجتماع مشروع نہ ہوگا بلکہ منکر ہوگا۔ حدیث نبوی ﷺ میں ہے۔

**الفتنۃ نائمۃ لعن اللہ من ایقظھا۔**

ترجمہ: فتنہ سویا ہوتا ہے جو اس کو جگاتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

**انتباہ!** اسلام کے والیوں، قاضیوں اور محتسبوں کو لازم ہے کہ اس کا اجتماع (جماعت نوافل) سے منع کریں اور اس بارے میں زجر و تنبیہ کریں تا کہ یہ بدعت جڑ سے اکھڑ جائے۔ (مکتوبات دفتر اول صفحہ نمبر ۶۲۸)

۱۵۔ **بہار شریعت شریف۔** مسئلہ نمبر ا۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے تداعی کے ی معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے طور پر مکروہ ہے۔ (حصہ سوم جماعت کا بیان)

مسئلہ نمبر ۲۔ صلوٰۃ الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرھویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض لوگ ادا کرتے ہیں فقہا اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ جو اس بارے میں حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں لیکن اجلہ اکابرین اولیاء

سے باسانید صحیحہ مروی ہے تو اس کے منع میں غلو نہ چاہیے اور جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت حصہ چہارم)

**ایک وضاحت!** غلو کے معنی ہیں حد سے بڑھنا یا بہت زیادہ مبالغہ کرنا لیکن کسی مسئلہ کی صحیح وضاحت کرتے ہوئے بتانا یہ غلو نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس میں نیکی و نوافل سے ممانعت ہے ہی نہیں صرف اتنا ہے جماعت کی بجائے الگ الگ پڑھ لیں یہ زیادہ بہتر ہے اور فضیلت والا طریقہ ہے۔

**ایک غلطی کا ازالہ!** شاید کچھ حضرات کے خیال میں ہو کہ جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنے سے زیادہ ثواب ہوگا وہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک پڑھیں آپ فرماتے ہیں۔

متاخرین علماء مصر میں شیخ قاسم حنفی فرماتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا اس لیے مکروہ ہیں کہ اگر وہ مستحب ہوتے تو افضل ہوتے جیسے کہ فرض جماعت کے ساتھ افضل ہیں اگر افضل ہوتے تو تہجد گزار اور قائم اللیل مجتمع ہو کر طلب فضیلت میں جماعت کے ساتھ پڑھا کرتے چونکہ یہ فضیلت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی نہیں تو معلوم ہوا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے۔ (ماثبت من السنۃ عربی اردو)

۱۶۔ **فتاویٰ امجدیہ۔** نماز نفل جماعت کے ساتھ علی السبیل التداعی مکروہ ہے۔

(مسئلہ نمبر ۳۰۰ جلد اول اباب الوتر والنوافل)

۱۷۔ **فتاویٰ فیض الرسول۔** مسئلہ نماز تہجد اور صلوٰۃ التسبیح جماعت کے ساتھ پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب! بلا تداعی مضائقہ نہیں ہے اور تداعی کے ساتھ مکروہ ہے۔ (باب الجماعۃ جلد اول)

۱۸۔ **وقار الفتاویٰ۔** مذہب حنفی میں نفل نماز جماعت کے ساتھ اہتمام کر کے اور لوگوں کو دعوت دے کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (نفل کی جماعت کا بیان جلد دوم)

۱۹۔ **تفسیر نعیمی۔** جمعہ وعیدین کیلئے جماعت فرض اور پنجگانہ فرض نمازوں کیلئے واجب، نماز

کسوف، سورج کے گرہن کی نماز، نماز استسقاء، نماز تراویح کیلئے جماعت سنت باقی نفلوں کیلئے اہتمام سے جماعت کرنا منع ہے۔ (جلد اول)

۲۰۔ **مراۃ شرح مشکوٰۃ۔** تہجد وغیرہ نوافل کیلئے اہتمام سے جماعت مکروہ ہے۔

(جلد دوم جماعت کا بیان)

۲۱۔ **شرح مؤطا امام محمد۔** نوافل کی جماعت تداعی کے بغیر جائز ہے۔ (نماز تہجد کا بیان جلد اول)

۲۲۔ **قانون شریعت۔** مسئلہ سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ وتر میں بھی مکروہ ہے۔

(جماعت کا بیان حصہ اول)

۲۳۔ **نظام شریعت۔** نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں جماعت کرنا اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔

(جماعت کے مسائل)

۲۴۔ **رکن دین۔** سوال! تراویح کے سوا اور نفلوں میں جماعت کرانا کیسا ہے؟

جواب: بجز تراویح کے ان سب میں جماعت مکروہ ہے۔ (رمضان کا بیان)

۲۵۔ **رضائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔** (باجماعت نوافل کی ادائیگی مکروہ ہے)

وہ نماز جو روز عاشورہ شب برات اور لیلۃ الرغائب وغیرہ میں جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرتے ہیں ایسے لوگ فقہا کرام کے اتفاق سے امر مکروہ کے مرتکب ہیں اور مکروہ کو مستحسن جاننا بڑا بھاری گناہ ہے مکروہ ہے۔ جماعت نوافل کا اجتماع مشروع نہ ہوگا بلکہ منکر (ناپسندیدہ) ہوگا اسلام کے والیوں، قاضیوں اور محتسبوں کو لازم ہے کہ اس اجتماع (باجماعت نوافل) سے منع کریں اور اس بارے میں زجر و تنبیہ کریں تا کہ بدعت جڑ سے اکھڑ جائے۔ (مکتوبات شریف امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۲۶ وغیرہ)

لہٰذا رمضان المبارک وغیرہ میں مردوں عورتوں کو نماز تسبیح وغیرہ با جماعت پڑھنے پڑھانے کے مکروہ و ناپسندیدہ عمل سے بچنا چاہیے نماز تسبیح کے لیے مساجد میں اعلان کرنا عورتوں کا جمع ہونا اور نماز

میں سپیکر استعمال کرنا ایسے خودساختہ غلط روایات سے اجتناب کرنا چاہیے نوافل کی تشہیر کی بجائے نفل گھروں میں علیحدہ علیحدہ اور تنہائی میں پڑھنا افضل وپسندیدہ عمل ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا لوگوں کے سامنے نفل پڑھنے کی بہ نسبت ایسی جگہ نفل پڑھنا جہاں لوگ اسے نہ دیکھیں پچیس درجے زیادہ ثواب ہے (جامع صغیر ج ۲ص ۴۷)

یہ مسئلہ وحدیث پاک دعوت اسلامی کے لیے خصوصاً۔۔۔۔۔۔۔قابل توجہ اور لائق اصلاح ہے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ)

۲۶۔ **جنتی زیور۔** سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے (جماعت اور امامت کا بیان)

۲۷۔ **ھمارا اسلام۔** عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے ان راتوں میں تنہا نفل نماز پڑھنا چاہیے۔

(نفلی نمازوں کا بیان حصہ پنجم)

## صلوٰۃ التسبیح کی جماعت کا حکم

صلوٰۃ التسبیح میں ان تمام جگھوں پر جہاں معین جگہ میں تسبیح پڑھنی چاہیے ہر نمازی کو وہ تعداد پوری کرنی ضروری ہے۔ جماعت کی صورت میں تمام مقتدی اور امام ساتھ ساتھ تسبیح پوری کریں یہ دشوار ہے لہٰذا صلوٰۃ التسبیح علیحدہ علیحدہ پڑھنی چاہیے نماز میں جماعت کی صورت میں جن نمازوں میں جہر واجب ہوتا ہے جیسے مغرب، عشاء، فجر جمعہ عیدین اور نماز تراویح کے علاوہ جہر نہیں اور جہر بھی صرف قرات میں ہوتا ہے نہ کہ تسبیحات وغیرہ میں لہٰذا صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح زور سے پڑھنا ناجائز ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد دوم)

## نفل کی جماعت کے لیے شب معراج میں نماز اقصیٰ کو دلیل بنانا صحیح نہیں

نفل کی جماعت حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے شب معراج کی جمات میں تمام انبیائے سابقین

مقتدی تھے یہاں انبیاء کرام کی خصوصیت تھی امتی اس سے استدلال نہیں کرسکتا (وقار الفتاویٰ جلد دوم)

## شب معراج کون سی نماز تھی؟

اس میں علماء کے دو قول ہیں علماء کرام فرماتے ہیں اگر یہ نماز عرش کی طرف پرواز سے پہلے بیت المقدس میں پڑھائی اس صورت میں یہ عشاء کی نماز ہوئی کچھ علماء کا قول ہے کہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر معراج سے واپسی پر یہ نماز پڑھائی اس صورت میں یہ صبح کی نماز ہوئی کچھ علماء کا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج پر جاتے وقت اور وہاں سے واپسی پر دونوں وقت امامت فرمائی۔

(از کتاب۔ کیا آپ جانتے ہیں؟ مرتبہ سید آل رسول حسنین میاں برکاتی)

(مدارج النبوۃ جلد اول مصنفہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

**آخری گزارش۔** بحمدہ تعالیٰ بندہ حقیر کے پاس جو کتب موجود تھیں ان کے حوالہ جات اور عبارات تحریر کی گئیں ہیں جن میں بالکل واضح ہو گیا کہ مذہب حنفی میں تداعی کے ساتھ نوافل کی جماعت مکروہ و منع ہے مولیٰ تعالیٰ صحیح پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور بزرگانِ دین کی پیروی وسائے میں زندگی گزارنے اورانہی کی معیت میں حشر فرمائے آمین! **بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین یا ارحم الراحمین۔**

**مولانا محمد اکمل عطاری صاحب** اپنے رسالہ " **نفل کی جماعت** " میں

## تحریر کردہ اکابرین اہلسنت کے پانچ ارشادات کے آئینہ میں

رسالہ کے صفحہ نمبر 13 پر اکابرین کا ایک اجتماعی ارشاد اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

(۱) **پہلا ارشاد**: ہمارے اکابرین کا یہی طریقہ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے بعد مزید کسی وضاحت کی ضرورت محسوس نہ فرماتے تھے اور نہ ہی ان کے نزدیک اس کے مقابل کوئی تحقیق قابل قبول تھی۔

**جوابی گذارش**: اکابرین کا یہ فرمان بالکل درست ہے چونکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ شریف میں کہیں جماعت نوافل کی اجازت نہیں بلکہ آپ نے مکروہ و منع لکھا ہے اس لیے آپ کو اجتہاد و وضاحت کی تکلیف نہیں کرنی چاہیے تھی اور نہ ہی آپ کی یہ تحقیق قابل قبول ہے۔

(۲) **دوسرا ارشاد**: حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان مولانا **محمد سردار احمد** رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ " جو مولانا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات مبارکہ کے مقابل اپنی تحقیق پر اتراتا ہے اور اسے ترجیح دیتا ہے تو یہ اس کی تحقیق نہیں بلکہ تجہیل (یعنی بے وقوف بنانا) ہے اور وہ محقق نہیں بلکہ مجہول ہے "۔

**گزارش**: بالکل درست ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے نوافل کی جماعت مکروہ لکھی ہے آپ جائز قرار دے کر اسی کو ترجیح دیتے ہوئے دوسروں سے بھی اس پر عمل کروا رہے ہیں لہٰذا یہ آپ کی تحقیق نہیں تجہیل ہے۔

(۳) **تیسرا ارشاد**: غزالی زمان حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نظریات و تحقیقات شریفہ سے متفق ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔

**گزارش**: بے شک صحیح ہے آپ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق سے متفق نہیں ہیں اس لئے غلامانِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ آپ کی نئی تحقیق برداشت نہیں کر سکتے۔

**(۴) چوتھا ارشاد** : اکابرین عصر میں سے حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں کہ سن لو جس کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق وفتویٰ سے اتفاق نہیں خدام اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو بھی کسی ادنیٰ حضرت کی نام نہاد تحقیق سے اتفاق نہیں۔ (رضائے مصطفیٰ ﷺ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ)

**گزارش**: بے شک یہ ارشاد عالی سچ ہے حق ہے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آپ بہت ادنیٰ حضرت ہیں اس لیے آپ کی اس تحقیق سے یقیناً اتفاق نہیں ہے۔

**(۵) پانچواں ارشاد**: امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی جملہ تحریریں قرآن وسنت کے مطابق ہیں اگر شیطان کے وسوسوں میں پھنس کر میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کسی بھی تحریر پر تنقید کی یا تنقید کرنے والے کی صحبت اختیار کی بلکہ اس سے محبت بھی کی تو خبردار کہیں ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔

**گزارش**: بالکل درست ہے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی یہ تحقیق کہ جماعت نوافل مکروہ ہے یہ بھی قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور واقعی مکروہ اور نہی کو مستحب اور امر سمجھ کر ادا کرنا اس پر ثواب کی امید یقیناً یہ وسوسہ ہے لہٰذا اگر آپ حنفی ہیں تو آپ کو اس فتویٰ سے رجوع فرمالینا چاہیے اسی میں برکت وفائدہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اکابرین اہلسنت کی اطاعت وپیروی اور معیت اور رفاقت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔


از قلم

**حافظ غلام محمد رضوی**

خطیب جامع مسجد نورانی

محلہ ...والا شاپ


مورخہ ۲۵ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۳۰ دسمبر ۲۰۰۲ بروز پیر شریف